دستور

اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان

اللہ اکبر

بامقصد معیاری و جاذب نظر لیٹریچر ہماری پہچان ہے
قائم شدہ 1962
ادارہ مطبوعات طلبہ
www.imtbooks.com

دستور

اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان

JamiatPK

FIND US ON SOCIAL MEDIA

1-اے، ذیلدار پارک، اچھرہ لاہور۔

Ph: + 92 42 37428305 - 37588488

www.jamiat.org.pk

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں۔

کتاب	:	دستور اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان
زیرنگرانی	:	شکیل احمد (معتمد عام اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان)
ناشر	:	سید ہدایت الرحمن حسن
اہتمام	:	ادارہ مطبوعات طلبہ لاہور
مطبع	:	فائن پرنٹر
طبع اول تا بتیس واں	:	43700
۳۳ واں	:	500
تاریخِ اشاعت	:	اگست 2021ء
قیمت	:	50 روپے

قائم شدہ 1962

ادارہ مطبوعات طلبہ

ا۔اے ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور

(0335-4014015) (042-37428307)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

چونکہ ہم اس بات پر یقین کامل رکھتے ہیں کہ:

(الف) کائنات کی تخلیق، اس کا قیام و بقا، اس کی پرورش اور نشوونما اور اس کا ارتقاء صرف اللہ کا رہینِ منت ہے جو کمال حکمت و تدبر کے ساتھ اس کے نظام کو چلا رہا ہے، جس کا حکم اور ارادہ بلا شرکت غیرے زمین و آسمان کے ایک ایک ذرے میں کارفرما ہے، جس کے ہاتھ میں رزق کی تمام کنجیاں اور موت و زیست کی باگ ہے اور جو تمام قوتوں کا سرچشمہ ہے ــــــ اور یہ کہ

(ب) انسان کی زندگی محض اس دنیا تک محدود نہیں ہے بلکہ اسے مرنے کے بعد آخرت کی زندگی میں داخل ہونا ہے۔ جہاں اسے اپنی دنیوی زندگی کے ایک ایک لمحہ اور ایک ایک فعل کا حساب اپنے اس مالک کے سامنے پیش کرنا ہے۔ جو اس کے سینے کے چھپے رازوں تک سے واقف ہے اور یہ کہ اس کی اصل کامیابی کا انحصار دنیا کے وقتی فوائد اور عارضی مسرتوں کے حصول پر نہیں بلکہ آخرت کی کامیابی اور سرخروئی پر ہے۔ جو اسے صرف اس صورت میں حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی پوری دنیوی زندگی کو اپنے خالق کی مرضی کے مطابق گزار کر جائے ــــــ اور یہ کہ

(ج) اللہ تعالیٰ انسان کی رہنمائی کے لیے اپنے انبیاء (علیہم السلام) بھیجتا اور اپنی کتابیں نازل کرتا رہا ہے۔ نوعِ انسانی کے لیے صحیح نظامِ حیات کا سرچشمہ صرف اللہ کی وہ ہدایت ہے جو اس کی نازل کی ہوئی کتابوں اور اس کے بھیجے ہوئے رسولوں کے اسوۂ حسنہ میں ملتی ہے۔ سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت کے بھیجے ہوئے آخری رسول ہیں جن کی سنت قیامت تک آنے والی تمام نوعِ انسانی کے لیے مشعلِ ہدایت ہے ــــــ اور یہ کہ

(د) انسان کے لیے صحیح رویّہ صرف یہ ہے کہ وہ پوری زندگی اللہ کی بندگی اور انبیاے کرام کی پیش کردہ ہدایت کی اتباع میں بسر کرے، درحقیقت انسانیت کی فلاح ونجات ان اصولوں کو قبول کرنے ہی میں مضمر ہے جو اسلام نے پیش کیے ہیں۔ تاریخِ انسانی اس بات پر شاہد ہے کہ جب کبھی تہذیب و تمدن کا نظام ان صحیح بنیادوں سے ہٹ کر قائم کیا گیا ہے انسانیت تباہی و ہلاکت سے دوچار ہوئی ہے اور یہ کہ موجودہ دنیا کی بے چینیوں کا بنیادی سبب الٰہی ہدایت سے بے نیازی اور ان کا واحد علاج اس کی پیروی ہے۔

لٰہذا ہم اسلام پسند طلَبہ اپنے آپ کو ایک تنظیم میں منسلک کرتے ہوئے فیصلہ کرتے ہیں کہ:

۱ ہماری زندگی کا لائحہ عمل اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع ہوگا۔ ہم تمام اطاعتوں، تمام بندگیوں اور تمام غلامیوں کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت، اسی کی بندگی اور اسی کی غلامی اختیار کریں گے۔ تمام پیرویوں، تمام طریقوں اور تمام ہدایتوں کو چھوڑ کر صرف اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کریں گے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کے طریقے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی لائی ہوئی ہدایت کو اختیار کریں گے۔ ہماری یہ اطاعت اور پیروی زندگی کے کسی گوشے یا شعبے میں نہ ہوگی، بلکہ تمام گوشوں اور تمام شعبوں میں ہو گی۔ اور یہ کہ:

۲ ہم اپنے قول سے خلق اللہ کو اللہ کی اطاعت اور اس کی بندگی کی دعوت دیں گے اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طریقے کی پیروی کی طرف بلائیں گے اور اپنے عمل سے اس بات کی شہادت دیں گے کہ اللہ کی اطاعت کا طریقہ ہی انسانی زندگی کے لیے بہترین طریقہ ہے۔ انبیاے کرام (علیہم السلام) کی لائی ہوئی ہدایت ہی نوعِ انسانی کے لیے صحیح بات ہے اور یہ کہ اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اتباع کی بنیادوں پر جو نظامِ حیات تعمیر ہوتا ہے وہی انسان کے لیے بہترین نظامِ حیات ہے_____ اور یہ کہ

۳ ہماری پوری جدوجہد اور ہماری تمام کوشش اس بات پر مرتکز ہوگی کہ دنیا میں اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اتباع کا نظام قائم ہو۔ دنیا میں اللہ کا کلمہ بلند ہو اور اس کا دین قائم ہو۔ نوعِ انسان تمام اطاعتوں کو چھوڑ کر صرف اللہ کی اطاعت اور تمام طریقوں کو چھوڑ کر صرف اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریقہ اختیار کرے ـــــــــ اور یہ کہ

۴ اس عالمگیر اسلامی انقلاب کے پیش خیمہ کے طور پر پہلے پاکستان میں ایک مکمل اسلامی نظام قائم ہو۔ حصول پاکستان کا مقصود صرف یہ تھا کہ اللہ کی زمین کے اس خطے میں اللہ کے دیے ہوئے اصولوں کے مطابق ایک مثالی اسلامی معاشرہ اور معیاری اسلامی ریاست قائم ہو اور دنیا کے سامنے اسلام کے اصولوں کی صحیح صحیح نمائندگی ہو سکے ـــــــــ ہم اپنی پوری قوت اس بات پر صرف کریں گے کہ پاکستان میں یہ اسلامی انقلاب صحیح ترین شکل میں جلد از جلد ظہور پذیر ہو۔

تا کہ ـــــــــ

ہمارا رب ہم سے خوش ہو۔ خالق کی رضا کی متاعِ بے بہا ہمیں حاصل ہو۔ اور اس دنیوی زندگی کے خاتمے پر جب اپنے مالک کے سامنے حاضر ہوں تو وہاں کامیابی اور سرخروئی کے امیدوار بن سکیں۔

۞۞۞

حصہ اول

نام: دفعہ ۱:

پاکستان کے طَلَبہ کی اس تنظیم کا نام ''اسلامی جمعیّتِ طَلَبہ پاکستان'' (پاکستان اسلامی چھاترو شنگو) ہوگا۔

نصب العین: دفعہ ۲:

اسلامی جمعیّتِ طَلَبہ پاکستان کا نصب العین اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق انسانی زندگی کی تعمیر کے ذریعے رضائے الٰہی کا حصول ہوگا۔

پروگرام: دفعہ ۳:

جمعیّت کا پروگرام حسبِ ذیل ہوگا:

۱ طَلَبہ تک اسلام کی دعوت پہنچانا۔ اس کا علم حاصل کرنے کی رغبت دلانا۔ اور اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کا احساس بیدار کرنا۔

۲ ایسے طَلَبہ کو جو اسلامی نظامِ زندگی کے قیام کے لیے کام کرنے کو تیار ہوں، جمعیّت کے تحت منظم کرنا۔

۳ جو طَلَبہ جمعیّت کے نظم میں منسلک ہو جائیں، ان کے لیے اسلام اور جدید علوم کے وسیع مطالعہ، اسلامی سیرت و کردار کی تعمیر اور ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کی نشوونما کا مؤثر انتظام کرنا۔

۴ پاکستان میں اسلامی نظامِ تعلیم کے نفاذ کی کوشش کرنا جو ایک سائنٹفک، ہمہ گیر اور سہل الحصول نظام ہے نیز طَلَبہ کے جائز مطالبات منوانے، ان کی مشکلات دور کرنے کی جدوجہد کرنا اور ان کے اجتماعی مسائل میں ان کی رہنمائی کرنا۔

۵ پاکستان میں معاشی، معاشرتی اور سیاسی اِستحصال سے پاک فلاحی اور اسلامی معاشرے کے قیام کی جدوجہد کرنا۔

حصہ دوم

جزوِ اوّل......رکنیت

دفعہ ۴: ہر وہ پاکستانی طالب علم جو کسی درس گاہ سے متعلق ہو یا پرائیویٹ تعلیم حاصل کر رہا ہو اور جو______

۱ جمعیّت کے نصب العین کو پوری طرح سمجھ لینے کے بعد اقرار کرے کہ یہی اس کا نصب العین ہے۔

۲ جمعیّت کے طریقہ کار اور پروگرام سے پوری طرح متفق ہو۔

۳ اس دستور کے مطابق جمعیّت کے نظم کی پابندی کا عہد کرے۔

۴ اسلام کا کم از کم اتنا علم رکھتا ہو کہ اسلام اور غیر اسلام میں تمیز کر سکے اور حدود اللہ سے واقف ہو۔

۵ اسلام کے مقرر کردہ فرائض کو ان کی شرعی پابندیوں کے ساتھ ادا کرتا ہو اور کبائر سے اجتناب کرتا ہو۔

۶ کسی ایسی تنظیم یا ادارہ سے متعلق نہ ہو جس کے اصول اور طریقہ کار جمعیّت کے نصب العین سے متصادم ہوں______جمعیّت کا رکن بن سکتا ہے۔

دفعہ ۵: ۱ مندرجہ بالا دفعہ کے مطابق جمعیّت کی رکنیت اختیار کرنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ ”امیدوار رکنیت“ گوشوارۂ رکنیت (ضمیمہ ۱) پر کر کے مقامی ناظم کو دے گا، جو اسے اپنی رائے کے ساتھ ناظمِ صوبہ کے واسطہ سے ناظمِ اعلیٰ کو بھیجے گا۔

۲ ناظمِ اعلیٰ رکنیت کا گوشوارہ منظور کرے گا۔لیکن مسترد کرنے کی صورت میں اس کے لیے مجلسِ شوریٰ سے مشورہ کرنا لازمی ہوگا۔

۳ ناظمِ اعلیٰ کی منظوری کے بعد امیدوار رکنیت ارکانِ جمعیّت کے اجتماع میں مطابق ضمیمہ ۴، عہد رکنیت کرے گا۔

۴ امیدوار رکنیت فارم کی منظوری کے بعد اس وقت سے رکنیت کے حقوق کا مستحق ہوگا جب کہ حلف اٹھالے۔

نوٹ: جن مقامات پر مقامی جمعیّت نہ ہو، وہاں مذکورہ بالا گوشوارہ ناظمِ صوبہ کو بھیجا جائے گا جو اپنی رائے کے ساتھ ناظمِ اعلیٰ کو بھیجے گا اور ایسے مقامات پر عہدِ رکنیت لینے کے لیے ناظمِ صوبہ کوئی مناسب صورت تجویز کرنے کا مجاز ہوگا۔

دفعہ ٦: ہر رکن کو اپنی زندگی میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں بتدریج لانا ہوں گی۔

١ تمام معاملات میں اپنے نقطہ نظر، خیال اور عمل کتاب وسنت کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنا، اپنی زندگی کا مقصد اپنی پسند اور قدر کا معیار اپنی وفاداریوں کا محور صرف ''رضائے الٰہی'' کو بنا لینا اور خودسری اور نفس پرستی کے بت کو توڑ کر تابع امرِ رب بن جانا۔

٢ فاسقین اور خدا سے غافل لوگوں کو دوست نہ رکھنا اور صالحین سے رابطہ قائم کرنا۔

٣ اقامتِ دین کے لیے اپنی علمی، فکری، ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو نشوونما دینا۔

٤ زیادہ سے زیادہ طَلَبہ کے سامنے جمعیّت کی دعوت کو پیش کرنا اور جو لوگ اس کو قبول کرلیں، انہیں جمعیّت کے نظم میں شامل ہو کر منظم جدوجہد کرنے کی دعوت دینا۔

دفعہ ٧: ١ کسی رکن کا جمعیّت سے اخراج صرف اسی صورت میں ہو سکے گا جب کہ......

ا۔ وہ اپنے عہدِ رکنیت سے قولاً یا عملاً انحراف کرے۔ یا......

(ب) کوئی ایسا فعل کرے جو جمعیّت کے مؤقف اور نظم یا اس کی اخلاقی و دینی حیثیت کو نقصان پہنچانے والا ہو۔

(ج) اس کے قول وعمل سے یہ ظاہر ہو کہ اسے جمعیّت سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی ہے۔

٢ اگر کوئی مقامی ناظم یہ محسوس کرے کہ اس مقام کا کوئی رکن اس دفعہ کی شق نمبر ١ کا اس حد تک مرتکب ہوا ہے کہ اسے رکنیت سے خارج کر دینا چاہیے تو وہ اس کی رپورٹ ناظمِ صوبہ کے پاس کرے گا۔ اور ناظمِ صوبہ اس کو اپنی رائے کے ساتھ ناظمِ اعلیٰ کے پاس بھیج دے گا۔

٣ منفرد ارکان کی صورت میں ناظمِ صوبہ کو اخراج کی سفارش کرنے کا اختیار ہوگا۔

۴ اخراج کا آخری فیصلہ ناظمِ اعلیٰ کی صوابدید پر ہوگا، لیکن ناظمِ اعلیٰ کے لیے مجلسِ شوریٰ سے مشورہ لازمی ہوگا۔

دفعہ ۸: ۱ رکن اپنا استعفیٰ مقامی ناظم کو دے گا۔ جس کا فرض ہوگا کہ وہ ناظمِ صوبہ کے واسطے سے ناظمِ اعلیٰ کو اس سے مطلع کرے۔

۲ حذف کردی گئی۔

۳ ناظمِ اعلیٰ کے مطلع ہونے پر اس کی رکنیت معطل ہوجائے گی۔

۴ ناظمِ اعلیٰ کی منظوری کے بعد رکنیت منسوخ ہوجائے گی۔

دفعہ ۹: ۱ جس رکن کی طالب علمی کا دور ختم ہوجائے۔ اس کی رکنیت دورِ طالب علمی کے اختتام کے چھ ماہ بعد خودبخود ختم ہوجائے گی۔ یہ مدت امتحانات کے نتائج کے اعلان کی تاریخ سے شمار ہوگی۔

۲ اسلامی جمعیّتِ طَلَبہ کے ان اراکین کی رکنیت جو تعلیم کی غرض سے باہر جائیں، خودبخود ختم ہوجائے گی۔

جزوِ دوم......رفاقت

دفعہ ۱۰: ہر وہ طالب علم جمعیّت کا رفیق بن سکتا ہے جو:

۱ جمعیّت کے نصب العین اور پروگرام سے شعوری طور پر متفق ہو۔

۲ اسلام کے ابتدائی عملی تقاضوں کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

۳ جمعیّت کے پروگرام کی تکمیل کی جدوجہد میں تعاون کا وعدہ کرے۔

دفعہ ۱۱:

۱ رفیق بننے والا طالب علم گوشوارہ ہائے رفاقت (ضمیمہ ۲) پُر کر کے دے گا۔

۲ مقامی ناظم اپنے مقام کے گوشوارہ ہائے رفاقت منظور کرنے کا مجاز ہوگا۔

۳ جس مقام پر مقامی جمعیّت نہ ہو وہاں منظوری کا اختیار ناظمِ صوبہ کو ہوگا۔

دفعہ ۱۲:

مقامی ناظم اور ناظمِ صوبہ کو بالترتیب مذکورہ بالا دونوں صورتوں (دفعہ ۱۱؛شق: ۲، ۳) میں ہر اس رفیق کو رفاقت سے خارج کرنے کا اختیار ہوگا، جو رفاقت کی شرائط کو پورا نہ کرے۔

جزوسوم......حذف کردیا گیا

جزوچہارم......حلقۂ احبابِ جمعیّت

دفعہ ۱۴:

۱ یہ حلقہ ان افراد پر مشتمل ہوگا جو اپنی تعلیمی زندگی میں اسلامی جمعیّتِ طَلَبہ سے وابستہ رہ چکے ہوں، یا جو تعلیمی زندگی کے اختتام کے بعد جمعیّت کی سرگرمیوں سے دلچسپی رکھتے ہوں، اور جو ممبر شپ کا فارم پُر کرکے ناظم حلقۂ احباب کو بھیج دیں۔

۲ (ا) ان افراد کی تنظیم کل پاکستان بنیادوں پر ہوگی۔

(ب) مرکزی مجلسِ شوریٰ اس حلقہ کے کسی ممبر کو اس حلقہ کا ناظم مقرر کرے گی۔

(ج) حلقۂ احباب کے نظم کی تفصیلات، ناظم حلقۂ احباب، احباب جمعیّت اور ناظمِ اعلیٰ کے مشورے سے طے کرے گا۔

۳ (ا) مرکزی مجلسِ شوریٰ میں (۲) دو ارکان حلقۂ احباب کے اراکین میں سے ہو سکتے ہیں جو جمعیّت کے رکن رہ چکے ہوں۔

(ب) حذف کردی گئی۔

(ج) مرکزی مجلسِ شوریٰ میں ان اراکین کی شمولیت کا طریقہ ناظمِ اعلیٰ اپنی شوریٰ کے مشورے سے طے کرے گا۔

حصہ سوم

جز واول ......عہدیداروں کے اوصاف

دفعہ ۱۵:

۱ ناظمین کے انتخاب میں حسبِ ذیل اوصاف کو مدنظر رکھا جائے گا۔

(ا) نہ وہ اس منصب کا امیدوار ہو اور نہ اس کے حصول کے لیے کوشاں ہو۔

(ب) ارکانِ جمعیّت تقویٰ، علم وفہم، قوت فیصلہ، امانت و دیانت، اور راہ خدا میں استقامت کے لحاظ سے اس کو سب سے بہتر پاتے ہوں۔

(ج) وہ انتظامی صلاحیت کے لحاظ سے تمام ارکان سے اہل تر ہو۔

۲ **ارکان شوریٰ کے انتخاب میں اوصاف مندرجہ بالا شق (الف و ب) کو مدنظر رکھا جائے گا۔**

دفعہ ۱۵(ا):

۱ انتخابات میں کنویسنگ (CONVESSING) کی اجازت نہ ہوگی۔

۲ کوئی شخص نہ اپنے حق میں خود کوئی پروپیگنڈہ کر سکتا ہے اور نہ دوسروں سے بالواسطہ یا بلاواسطہ پروپیگنڈہ کرا سکتا ہے۔

۳ کسی شخص کی حمایت یا مخالفت میں گروہی منصوبہ بندی (PARTY PLANNING) کی اجازت نہ ہوگی۔

۴ انتخابات کے بارے میں کسی سے مشورہ لینا یا کسی کے طلب کرنے پر مشورہ دینا کنویسنگ کے تحت نہیں آتا۔

۵ انتخابات میں آراء کی مجرد اکثریت فیصلہ کن ہوگی۔

جزودوم......مرکزی نظام

دفعہ۱۶: ۱ حذف کردی گئی۔

۲ مرکزی نظام ناظمِ اعلیٰ، معتمدِ عام اور مرکزی مجلسِ شوریٰ پر مشتمل ہوگا۔

دفعہ۱۷: ۱ ارکانِ جمعیّت ناظمِ اعلیٰ کو بلاواسطہ انتخاب کے ذریعے مقرر کریں گے۔

۲ سالانہ اجتماع ہونے کی صورت میں بیلٹ (BALLOT) کے کاغذ تمام اراکین کو سالانہ اجتماع سے کم از کم پندرہ دن قبل روانہ کر دیے جائیں گے اور سالانہ اجتماع میں......(کسی مقررہ وقت تک) ان کو وصول کر کے کثرت آراء سے منتخب ہونے والے ناظمِ اعلیٰ کے نام کا اعلان کر دیا جائے گا۔

۳ سالانہ اجتماع نہ ہونے کی صورت میں اِنتخاب کی تفصیلات ناظمِ اعلیٰ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مشورے سے طے کرے گا۔

۴ ناظمِ اعلیٰ کا انتخاب ایک سال کے لیے ہوگا۔

۵ ارکانِ جمعیّت ایک ہی شخص کو بار بار منتخب کر سکیں گے۔

دفعہ۱۸: ۱ اگر کسی وقت کسی وجہ سے نظامتِ اعلیٰ کا منصب خالی ہو جائے تو مجلسِ شوریٰ کے ارکان کثرت رائے سے نئے ناظمِ اعلیٰ کا انتخاب کر سکیں گے۔ لیکن دو ماہ کے اندر ارکانِ جمعیّت سے اس انتخاب کی توثیق حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

۲ اگر ارکانِ جمعیّت کی اکثریت مجلسِ شوریٰ کے فیصلہ کی توثیق نہ کرے تو مجلسِ شوریٰ کا منتخب کردہ ناظمِ اعلیٰ معزول ہو جائے گا۔ اور ضروری ہوگا کہ ایک ماہ کے اندر نئے ناظمِ اعلیٰ کا انتخاب کرا لیا جائے۔

دفعہ۱۹: ۱ اگر ناظمِ اعلیٰ کے لیے عارضی طور پر اپنے فرائض سے سبکدوش ہونا ناگزیر ہو تو وہ کسی کو مجلسِ شوریٰ کے مشورے سے اپنا قائم مقام نامزد کرنے کا مجاز ہوگا۔

۲ اس تقرر کی میعاد تین ماہ سے زائد نہ ہوگی۔

دفعہ۲۰: ۱ ناظمِ اعلیٰ انتخاب کے بعد منصب کی ذمہ داری سنبھالنے سے پہلے ارکانِ جمعیّت اجتماع میں یا مجلسِ

شوریٰ کے اجلاس میں حلف نظامت (ضمیمہ ۵) اٹھائے گا۔

۲ قائم مقام ناظمِ اعلیٰ (دفعہ ۱۹) یہ حلف خود ناظمِ اعلیٰ کے روبرو یا مجلسِ شوریٰ کے اجلاس میں اٹھائے گا۔

دفعہ ۲۱: ناظمِ اعلیٰ کے فرائض حسبِ ذیل ہوں گے:

۱ جمعیّت کے نصب العین کے حصول اور پروگرام کی تکمیل کو اپنا فرض اولین سمجھے۔

۲ اس دستور کے مطابق جمعیّت کے نظم کو بہترین اسلوب پر قائم رکھنے، چلانے اور اس کی حفاظت کرنے کی پوری کوشش کرے۔

۳ ہمیشہ اپنی مجلسِ شوریٰ کے مشورے سے کام کرے۔ روزمرہ کے معاملات اور نظامتِ اعلیٰ کے عام فرائض یا وہ معاملات جن میں اقدام ضروری ہو، اس پابندی سے مستثنیٰ ہوں گے۔ اِلّا یہ کہ کسی چیز کے بارے میں دستور میں قطعی صراحت موجود ہو۔

دفعہ ۲۲: ناظمِ اعلیٰ کو حسبِ ذیل اختیارات حاصل ہوں گے جنہیں وہ براہِ راست اپنے ماتحت کارکنوں کے واسطے سے استعمال کرنے کا مجاز ہوگا۔

۱ دستور میں تصریح کردہ تمام اختیارات (بمطابق دفعات: ۵(۲)، ۷(۴)، ۱۴(۳۔ج)، ۱۹(۱)، ۲۲(۱)، ۲۴(۱۔ب۱)، ۲۴(۱۔د)، ۲۴(۲)، ۲۵، ۲۶، (۲)، ۲۷(۱)، ۲۸، ۳۱(۲)، ۳۵، ۳۶(۲، ۳)، ۳۷، ۳۸(۳)، ۴۰(۱۔الف)، ۴۳(۲)، ۴۴، ۴۸(۳)، ۵۵(۲)، ۵۶(۵)، ۵۶(نوٹ ۵)، ۵۷، ۵۹(۳)، ۶۱، ۶۲(۳، ۵) ۶۳، ۶۴، ۶۶)

۲ جمعیّت کے نصب العین کے حصول، پروگرام کی تکمیل اور نظم جمعیّت کو دستور کے مطابق قائم رکھنے کے لیے ان جملہ معاملات کی انجام دہی کے اختیارات جن کی وہ ضرورت محسوس کرے۔ اِلّا یہ کہ اس سلسلے میں خود دستور یا جمعیّت اس کے کسی اختیار کو بصراحت محدود یا مشروط کر دے۔

دفعہ ۲۲(ا): ۱ مرکزی جمعیّت کا ایک معتمد ہوگا جو معتمد عام کہلائے گا۔ اسے ناظمِ اعلیٰ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مشورے سے مقرر کرے گا اور وہ اس وقت تک اپنے منصب پر فائز رہ سکے گا جب تک کہ ناظمِ اعلیٰ اس کے کام سے مطمئن ہو۔

۲ معتمدِ عام کا تقرر جمعیّت کے ارکان میں سے ہوگا۔

۳ معتمدِ عام بر بنائے عہدہ مجلسِ شوریٰ کا رکن ہوگا۔

۴ معتمدِ عام مرکزی شعبوں کو اطمینان بخش طریقہ پر چلانے کا ذمہ دار ہوگا۔ جمعیّت کے نظم کو ٹھیک ٹھیک قائم رکھنا۔ ماتحت جمعیّتوں اور کارکنوں پر نگاہ رکھنا اور ناظمِ اعلیٰ کو تمام حالات سے باخبر رکھنا اس کے فرائض میں شامل ہوگا۔

۵ معتمدِ عام اپنے کاموں کے لیے ناظمِ اعلیٰ کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

۶ اس کی برخواستگی مجلسِ شوریٰ کے مشورے سے ہوگی۔

دفعہ ۲۳: ناظمِ اعلیٰ کی امداد اور مشورے کے لیے ایک مرکزی مجلسِ شوریٰ ہوگی۔

دفعہ ۲۴: ۱ مجلسِ شوریٰ کل پاکستان اور حلقہ جاتی بنیاد پر منتخب شدہ اور نامزد شدہ ارکان پر مشتمل ہوگی۔

(ا) کل پاکستان بنیاد پر ارکانِ جمعیّت بلاواسطہ انتخاب کے ذریعے تین ارکان منتخب کریں گے۔

(ب) حلقہ جاتی بنیاد پر ہر انتخابی حلقے سے ارکانِ جمعیّت پر سو یا سو سے کم ارکان پر ایک رکن بلاواسطہ انتخاب کے ذریعے منتخب کریں گے۔

(ب ا) انتخابی حلقوں کا تعین ناظمِ اعلیٰ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مشورے سے کرے گا۔

(ج) حذف کر دی گئی۔

(د) ناظمِ اعلیٰ کو اپنی صوابدید پر ارکان کی نامزدگی کا اختیار ہوگا۔ لیکن ان کی تعداد ارکان مندرجہ (الف اور ب) کی تعداد کے نصف سے زائد نہ ہوگی۔

(ہ) حلقہ احبابِ جمعیّت کی نمائندگی دو ارکان مطابق دفعہ ۱۴ (۳) کریں گے۔

(و) حذف کر دی گئی۔

۲ ناظمِ اعلیٰ بر بنائے عہدہ اس مجلس کا صدر ہوگا۔

۳ اگر مجلسِ شوریٰ میں کوئی نشست خالی ہو جائے تو اسے دو ماہ کے اندر پر کرنا ضروری ہوگا۔

دفعہ ۲۵: مجلسِ شوریٰ کے ارکان انتخاب کے بعد وہ حلف اٹھائیں گے جو ضمیمہ ۶ میں درج ہے اور اس کے

لیے ناظمِ اعلیٰ کوئی موزوں صورت تجویز کرے گا۔

دفعہ ۲۶: ۱ مجلسِ شوریٰ کی میعاد ایک سال ہوگی۔

۲ اگر میعاد ختم ہونے پر نئی مجلسِ شوریٰ کا انتخاب ممکن نہ ہو تو ناظمِ اعلیٰ ناظمین صوبہ جات کے مشورے سے اس کی میعاد میں اضافہ کا مجاز ہوگا۔

۳ دوران سال میں نئے ناظم کے انتخاب کی صورت میں پچھلی شوریٰ پوری کی پوری برقرار رہے گی، اور اس میں نامزد کردہ ارکینِ شوریٰ بھی برقرار رہیں گے۔

دفعہ ۲۷: مجلسِ شوریٰ کا اجلاس حسبِ ذیل صورتوں میں لازماً منعقد کیا جائے گا:

۱ ناظمِ اعلیٰ اس کی ضرورت محسوس کرے۔

۲ مجلسِ شوریٰ کے ۵/۱ ارکان ناظمِ اعلیٰ سے تحریری مطالبہ کریں۔

۳ ارکانِ جمعیّت کی ۱۰/۱ تعداد ناظمِ اعلیٰ سے تحریری مطالبہ کرے۔

۴ مجلسِ شوریٰ یا ارکان کے متذکرۂ بالا تحریری مطالبہ کے وصول ہونے کی صورت میں مرکزی شوریٰ کے اجلاس کا، مطالبہ کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر منعقد ہونا ضروری ہوگا۔

دفعہ ۲۸: ناظمِ اعلیٰ کو اس بات کا اختیار ہوگا کہ وہ اگر ضرورت محسوس کرے، مجلس کے اجلاس میں ارکانِ شوریٰ کے علاوہ دوسرے اشخاص کو شریکِ مشورہ کرلے۔ لیکن ایسے اشخاص کو ووٹ کا حق نہ ہوگا۔

دفعہ ۲۹: مجلسِ شوریٰ اپنی کاروائی کے لیے قواعد وضوابط خود وضع کرے گی۔

۱ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے سال میں کم از کم دو عمومی اجلاس ہوں گے۔

۲ مرکزی شوریٰ کے عمومی اجتماعات کے انعقاد کا اعلان تین ہفتے قبل کیا جائے گا، اور ایجنڈا دو ہفتے قبل روانہ کر دیا جائے گا۔

۳ کسی رکن شوریٰ کو شوریٰ کے کسی فیصلہ سے اختلاف ہو اور اسے اپنی رائے پر اصرار ہو تو ایسی صورت میں اسے شوریٰ سے اجازت لے کر اس مسئلہ کو دوبارہ اجتماعِ ارکان میں اٹھانے کا حق ہوگا۔

دفعہ ۳۰: مجلسِ شوریٰ کا نصاب اس کے ارکان کی ایک چوتھائی تعداد پر مشتمل ہوگا۔ لیکن اگر کوئی اجلاس

نصاب پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑے تو پھر اس کے بعد دوسرے اجلاس کے لیے کوئی نصاب نہیں ہوگا۔

دفعہ ۳۱:

۱ مجلسِ شوریٰ کے فیصلے کثرتِ رائے سے ہوا کریں گے۔

۲ ناظمِ اعلیٰ ان فیصلوں کو بالعموم قبول کرلیا کرے گا۔لیکن اسے انہیں رد کرنے کا پورا حق ہوگا۔

دفعہ ۳۲:

اگر کسی معاملہ میں ناظمِ اعلیٰ اور مجلسِ شوریٰ کے درمیان اختلاف ہوجائے اور ان میں سے کسی کے لیے بھی دوسرے کی رائے قابلِ قبول نہ ہو تو آخری فیصلہ ارکانِ جمعیّت کی رائے سے ہوگا۔

دفعہ ۳۳: مجلسِ شوریٰ کے بحیثیت مجموعی اور اس کے ارکان کے فرداً فرداً فرائض حسبِ ذیل ہوں گے:

۱ ناظمِ اعلیٰ جمعیّت اور خود اپنی پوری نگرانی کریں اور دیکھتے رہیں کہ:

(ا) صحیح اسلامی اصولوں کے مطابق کام ہو رہا ہے۔

(ب) نصب العین کے حصول اور پروگرام کی تکمیل کے لیے حتّی الامکان مناسب تدابیر کی جارہی ہیں۔

(ج) دستورِ جمعیّت کی پابندی کی جارہی ہے۔

۲ جمعیّت میں جہاں کوئی خرابی محسوس کریں، اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔

۳ جمعیّت کی بہتری کے لیے اپنے مشورے دینا اپنا فرضِ اوّلیں سمجھیں۔

۴ اپنی رائے کا بے لاگ طریقے پر اظہار کریں۔

۵ مجلس کے اجلاسوں میں پابندی سے شریک ہوں یا رائے بھیجتے رہیں۔

دفعہ ۳۴: ۱ مجلسِ شوریٰ کو وہ تمام اختیارات حاصل ہوں گے جن کی صراحت اس دستور میں کر دی گئی ہے۔

(بمطابق دفعات ۵(۲)، ۷(۴)، ۱۸(۱)، ۲۲الف(۱)، ۱۹(۱)، ۲۲الف(۲) ۲۴(۱،ب ۱)، ۲۹،

۳۵، ۴۲، ۵۷، (۲،۳)، ۵۸(۲)، ۶۳، ۶۴(۲)، ۶۶، ۶۷(۲)، ۶۸)۔

۲ اس کے علاوہ مجلسِ شوریٰ کے ہر رکن کو اپنے فرائض مندرجہ دفعہ ۳۳ کی ادائیگی کے لیے مجلس کے اجلاس میں سوال، بحث، تنقید، محاسبہ اور آزادانہ اظہارِ رائے کا پورا حق حاصل ہوگا۔

جزوسوم......صوبائی نظام

دفعہ ۳۵: ناظمِ اعلیٰ مجلسِ شوریٰ کے مشورہ سے صوبوں کی تنظیمی حدود متعین کرے گا اور اسے ان حدود کو مجلسِ شوریٰ کے مشورہ سے تبدیل کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

دفعہ ۳۶: ۱ ہر صوبہ کے نظم کا ذمہ دار ایک ناظم ہوگا جو ''ناظمِ صوبہ'' کہلائے گا۔

۲ ناظمِ صوبہ کا تقرر ناظمِ اعلیٰ ارکانِ جمعیّت کے مشورہ سے کرے گا اور اس تقرر میں اوصاف مندرجہ دفعہ ۱۵(۱) کو ملحوظ رکھے گا۔

۳ مشورہ کے لیے استصواب کا طریقہ ناظمِ اعلیٰ متعین کرے گا۔

۴ یہ تقرر ایک سال کے لیے ہوگا۔

دفعہ ۳۷: ناظمِ صوبہ اپنے منصب کی ذمہ داری سنبھالنے سے پہلے حلفِ نظامت (ضمیمہ ۵) اٹھائے گا اور اس کے لیے ناظمِ اعلیٰ کوئی مناسب صورت تجویز کرے گا۔

دفعہ ۳۸: ۱ ناظمِ صوبہ کے اپنے صوبہ میں وہی فرائض ہوں گے جو مرکزی نظام کے تحت دفعہ ۲۱ میں درج ہیں۔

۲ اپنے صوبے میں حسبِ ذیل اختیارات حاصل ہوں گے جنہیں وہ براہِ راست یا اپنے ماتحت کارکن کے واسطے سے استعمال کر سکے گا۔

(ا) دستور میں تصریح کردہ تمام اختیارات (بمطابق دفعات نمبر: ۷(۳)، ۱۱(۳)، ۱۲، ۲۶(۲)، ۴۰، ۴۱، ۴۸(۳)، ۵۰، ۵۲، ۵۳، ۵۶ نوٹ (ب، د)، ۵۷(۱)، ۵۷(۲)، ۶۲(۳)، ۶۲(۵)، ۶۵)۔

(ب) جمعیّت کے نصب العین کے حصول، پروگرام کی تکمیل اور نظم جمعیّت کو دستور کے مطابق قائم رکھنے کے لیے جملہ معاملات کی انجام دہی کے اختیارات، اِلّا یہ کہ اس سلسلے میں خود دستور یا جمعیّت اس کے کسی اختیار کو بالصراحت محدود یا مشروط کردے۔

(ج) اگر ناظمِ صوبہ ضرورت محسوس کرے، تو وہ اپنی شوریٰ کے مشورے سے معتمد صوبہ کا تقرر کر سکتا ہے اور صوبہ میں اس کی حیثیت وہی ہوگی جو معتمد عام کی مرکز میں ہوگی۔

۳ اس کے فرائض واختیارات وہ بھی وہی ہوں گے جو ناظمِ اعلیٰ اس کے سپرد کرے گا۔

دفعہ ۳۹: اگر ناظمِ صوبہ شوریٰ کی ضرورت محسوس کرے تو ناظمِ اعلیٰ کے مشورے سے صوبائی مجلسِ شوریٰ تشکیل دے سکتا ہے۔

دفعہ ۴۰: ۱ شوریٰ کی ترکیب حسبِ ذیل ہوگی:

(ا) صوبائی مجلسِ شوریٰ کی نشستوں کا تعین ناظمِ صوبہ، ناظمِ اعلیٰ کے مشورے سے کرے گا۔

(ب) وہ ارکان جنہیں ناظمِ صوبہ رکن شوریٰ نامزد کرے ان کی تعداد ارکان مندرجہ ذیل (ا) کی تعداد کے نصف سے زائد نہ ہوگی۔

۲ ناظمِ صوبہ بر بنائے عہدہ اس مجلس کا صدر ہوگا۔

دفعہ ۴۱: شوریٰ کے ارکان انتخاب کے بعد حلف (مندرجہ ضمیمہ ٦) اٹھائیں گے اور اس کے لیے ناظمِ صوبہ کوئی موزوں صورت تجویز کرے گا۔

دفعہ ۴۲: صوبہ کی شوریٰ کے اپنے صوبہ میں وہی فرائض و اختیارات ہوں گے جو شوریٰ کے مرکزی نظام کے تحت درج ہیں۔

دفعہ ۴۳: ۱ ناظمِ صوبہ اور شوریٰ کے تعلقات وہی ہوں گے جو دفعہ ۳۱ میں درج ہیں۔

۲ ناظمِ صوبہ اور شوریٰ میں نزاع کی صورت میں ناظمِ اعلیٰ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

دفعہ ۴۴: صوبے کے ان تمام تنازعات میں جو صوبے میں طے نہ کیے جا سکیں ناظمِ اعلیٰ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

جزوِ چہارم ...... مقامی نظام

دفعہ ۴۵: ۱ جس مقام پر دو سے زیادہ ارکانِ جمعیّت موجود ہوں۔ وہاں مقامی جمعیّت قائم ہوگی۔

۲ جن مقامات پر منفرد ارکان ہوں، وہ ناظمِ صوبہ سے رابطہ رکھیں گے۔

دفعہ ۴۶: ۱ ہر مقامی جمعیّت کا ذمہ دار ایک ناظم ہوگا جو مقامی ناظم کہلائے گا۔

۲ مقامی ناظم کو ارکانِ جمعیّت بلاواسطہ انتخاب کے ذریعے منتخب کریں گے اور اس انتخاب میں اوصاف مندرجہ دفعہ ۱۵(۱) ملحوظ رکھیں گے۔

۳ یہ انتخاب ہر سال ماہ فروری میں کیا جائے گا اور ایک سال کے لیے ہوگا۔

۴ اس منصب کے لیے ایک شخص کو بار بار منتخب کیا جا سکتا ہے۔

۵ ارکان کو ناگزیر وجوہ کی بنا پر دورانِ سال انتخاب کا حق حاصل ہوگا۔

دفعہ ۴۷: مقامی ناظم ذمہ داریاں سنبھالنے سے پہلے ارکانِ جمعیّت کے اجتماع میں حلف نظامت (ضمیمہ ۵) اٹھائے گا۔

دفعہ ۴۸: ۱ مقامی ناظم کے اپنے مقام پر وہی فرائض ہوں گے جو دفعہ ۲۱ میں درج ہیں۔

۲ اسے اپنے مقام پر مندرجہ ذیل اختیارات حاصل ہوں گے:

(ا) دستور میں تصریح کردہ اختیارات مطابق دفعات ۱۱(۲)، ۱۲، ۴۹(۱)، ۵۱، ۵۲(۳، ۵)۔

(ب) جمعیّت کے نصب العین کے حصول، پروگرام کی تکمیل اور نظم جمعیّت کو دستور کے مطابق قائم رکھنے کے لیے جملہ معاملات کی انجام دہی کے اختیارات اِلّا یہ ہے کہ اس سلسلے میں خود دستور یا جمعیّت اس کے کسی اختیار کو بصراحت محدود یا مشروط کر دے۔

۳ اس کے فرائض و اختیارات وہی ہوں گے جو ناظمِ اعلیٰ یا ناظمِ صوبہ اس کے سپرد کر دے۔

دفعہ ۴۹: ۱ اگر مقامی ناظم ضرورت محسوس کرے تو ارکان کے مشورے سے مقامی شوریٰ کی ہیئت کا تعین اور اس کی تشکیل کر سکتا ہے۔

۲ مقامی ناظم اور مقامی شوریٰ کے تعلقات کی نوعیت وہی ہوگی، جو مرکزی نظام کے تحت دفعہ ۳۱، ۳۲ میں درج ہے۔

دفعہ ۵۰: جن تنازعات کو مقامی طور پر حل نہ کیا جا سکے۔ ان کے لیے ناظمِ صوبہ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

دفعہ ۵۱: مقامی ناظم کو مقامی جمعیّت کے اندرونی نظم کی تفصیلات طے کرنے کا اختیار ہوگا۔

جزوِ پنجم ...... حلقہ رفاقت

دفعہ ۵۲: جس مقام پر ایک سے زیادہ رفقاء ہوں اور مقامی جمعیّت نہ ہو، وہاں ناظمِ صوبہ کی اجازت سے حلقہ رفاقت قائم کیا جا سکتا ہے۔

دفعہ ۵۳: رفقاء اپنے میں سے اہل تر شخص کو ناظم منتخب کریں گے لیکن انتخاب کے بعد ناظمِ صوبہ کی توثیق ضروری ہوگی۔

دفعہ ۵۴: حذف کر دی گئی۔

جزوِ ششم ...... مالیات

دفعہ ۵۵: ۱ ہر مقامی جمعیّت کے لیے مقامی بیت المال، صوبہ کے لیے صوبائی بیت المال اور مرکز کے لیے مرکزی بیت المال قائم کیا جائے گا۔

۲ بیت المال کے نظم و نسق کے جملہ اختیارات ناظمِ اعلیٰ کو حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۵۶: بیت المال میں آمدنی حسبِ ذیل مدات سے حاصل کی جائے گی:

۱ جمعیّت کے ارکان اور اس کے کام سے دلچسپی رکھنے والے دوسرے افراد سے بمد اعانت۔

۲ مطبوعات اور مکتبوں سے۔

۳ زکوٰۃ و صدقات سے۔

۴ ماتحت بیت المالوں سے۔

۵ ایسی مدات سے جن کی اجازت ناظمِ اعلیٰ سے حاصل کر لی گئی ہو۔

نوٹ: (ا) ارکان خود اپنے اوپر رقوم عائد کر کے بمدِ اعانت ماہوار ادا کریں گے۔

(ب) باہر کے صرف ان افراد سے بمد اعانت رقوم لی جائیں گی جن کے بارے میں یہ اندیشہ نہ ہو کہ وہ اس کے ذریعے جمعیّت پر اثر انداز ہوں گے، یا اس کو استعمال کریں گے۔ حلقہ رفاقت کے لیے اس قسم کی

اعانتیں وصول کرنے سے پہلے ناظمِ صوبہ کی اجازت ضروری ہوگی۔

(ج) زکوٰۃ وصدقات کی آمدنی کا حساب علیحدہ رکھا جائے گا۔

(د) ماتحت بیت المال ناظمینِ بالا کی عائد کردہ رقوم صوبہ اور مرکز کے بیت المال کو ادا کریں گے۔

دفعہ ۵۷: ۱ ہر بیت المال سے متعلقہ ناظم کو جمعیّت کے نصب العین کے حصول، پروگرام کی تکمیل اور نظم کے قیام کے جملہ کاموں پر خرچ کرنے کے اختیارات ہوں گے۔

۲ مقامی ناظمین اور ناظمینِ صوبہ جات اپنے اپنے بیت المال کے لیے بالترتیب اپنی شوریٰ (جہاں شوریٰ نہ ہو وہاں) ارکان اور ناظمین بالا کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

۳ ناظمِ اعلیٰ بیت المال کے آمد وصرف کے معاملے میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

جزوِ ہفتم......مناصب سے معزولی

دفعہ ۵۸: ۱ جمعیّت، ناظمِ اعلیٰ کو حسبِ ذیل صورتوں میں معزول کرنے کی مجاز ہوگی۔

(ا) جب وہ کسی نصِ صریح کی خلاف ورزی پر اصرار کرے۔

(ب) جب اس کی روش سے جمعیّت کو شدید نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔

۲ معزولی کا طریقۂ کار حسبِ ذیل ہوگا:

(ا) اگر مجلسِ شوریٰ کی اکثریت ناظمِ اعلیٰ کے خلاف تحریک عدم اعتماد پاس کردے تو پورا معاملہ ایک ماہ کے اندر ارکانِ جمعیّت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ پھر اگر اس کی اکثریت تحریک سے متفق ہو تو ناظمِ اعلیٰ معزول ہو جائے گا، اور اگر ارکانِ جمعیّت کی اکثریت ناظمِ اعلیٰ کے حق میں رائے دے تو مجلسِ شوریٰ معزول ہو جائے گی اور انتخابات نئے سرے سے ہوں گے۔

(ب) ارکانِ جمعیّت کی طرف سے ناظمِ اعلیٰ کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ تحریک معہ وجوہ ودلائل کل ارکان کے ۱۰/۱ تعداد کے دستخطوں کے ساتھ تحریری طور پر مجلسِ شوریٰ کے سامنے پیش کرنے کے لیے بھیجی جائے اور وہ لازماً ایک ماہ کے اندر مجلسِ شوریٰ میں پیش کر

دی جائے گی، اوراس کا طریقۂ کار وہی ہوگا جو شق (الف) میں بیان ہو چکا ہے۔

دفعہ ۵۹: ۱ حذف کر دی گئی۔

۲ حذف کر دی گئی۔

۳ ناظمِ صوبہ کی معزولی کا اختیار ناظمِ اعلیٰ کو ہوگا۔

۴ ارکانِ جمعیّت کی ۱۰/۱ تعداد ناظمِ اعلیٰ سے ناظمِ صوبہ کی معزولی کی درخواست کر سکتی ہے۔

دفعہ ۶۰: اگر کسی مقام کے ارکانِ جمعیّت کی اکثریت مقامی ناظم کے خلاف تحریک عدمِ اعتماد پاس کر دے تو وہ معزول ہو جائے گا۔

دفعہ ۶۱: اگر ناظمِ اعلیٰ یہ محسوس کرے کہ مجلسِ شوریٰ یا مجلسِ شوریٰ کے منتخب ارکان میں کسی تبدیلی کی ضرورت ہے تو وہ ارکانِ جمعیّت سے استصواب کرے گا۔ اگر ارکان کی اکثریت اس کی رائے سے متفق ہو تو مجلسِ شوریٰ معزول ہو جائے گی۔ لیکن اگر بحیثیت مجموعی معزولی کے بارہ میں اکثریت ناظمِ اعلیٰ کی رائے سے اتفاق نہ کرے تو ناظمِ اعلیٰ کے لیے لازم ہوگا کہ ایک ماہ کے اندر مجلسِ شوریٰ کا اجلاس بلا کر اپنا استعفیٰ پیش کر دے۔

دفعہ ۶۲: **مجلسِ شوریٰ** کا وہ رکن جو:

۱ جمعیّت کا رکن نہ رہے۔

۲ دفعہ ۳۳(۵) کی مسلسل دو دفعہ بلا کسی معقول عذر کے خلاف ورزی کرے۔

۳ مجلس کی رکنیت سے مستعفی ہو جائے اور اس کا استعفیٰ ناظم منظور کر لے۔

۴ جن ارکانِ جمعیّت نے اسے منتخب کیا ہے، ان کی اکثریت اس کے خلاف عدمِ اعتماد کا اظہار کر دے۔

۵ نامزد شدہ رکن ہونے کی صورت میں اپنے ناظم کا اعتماد حاصل نہ رہے۔ اسے مجلسِ شوریٰ کی رکنیت سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔

دفعہ ۶۳: **ناظمِ اعلیٰ** کو مجلسِ شوریٰ کے مشورہ سے کسی مقامی جمعیّت کو توڑ دینے یا معطل کر دینے کا اختیار حاصل ہوگا۔

جزوِ ہشتم ...... متفرقات

دفعہ ۶۴: ۱ وہ صوبہ جہاں صوبائی نظام قائم نہ ہو سکے، براہِ راست مرکز کے تحت رہے گا۔

۲ اس صوبے میں جمعیّت کے کام کے لیے ناظمِ اعلیٰ کو مجلسِ شوریٰ کے مشورے سے کوئی مناسب نظام تجویز کرنے کا اختیار ہوگا۔

۳ اس صوبے کے لیے وہ تمام اختیارات جو صوبائی نظام کی صورت میں ناظمِ صوبہ کو حاصل ہوتے ہیں، ناظمِ اعلیٰ کو حاصل ہوں گے۔

دفعہ ۶۵: مقامی جمعیّتوں اور حلقہ ہائے رفاقت کے لیے معمولی نشر و اشاعت، دعوت نامے، اور اشتہارات کے علاوہ دوسری اہم چیزوں کی اشاعت کے لیے ناظمِ صوبہ سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

دفعہ ۶۶: اس دستور کے منشاء کو پورا کرنے کے لیے ناظمِ اعلیٰ مجلسِ شوریٰ کے مشورے سے قواعد بنانے کا مختار ہو گا۔

دفعہ ۶۷: اس دستور میں ہر ترمیم......

۱ ارکانِ جمعیّت کے اجتماع میں کثرت رائے سے منظور کی جا سکتی ہے، لیکن ایسی ہر ترمیم کا نوٹس اجتماع کے انعقاد کے اعلان کے بعد دو ہفتہ کے اندر ناظمِ اعلیٰ کے پاس پہنچ جانا ضروری ہے۔

۲ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے ارکان کی کثرتِ رائے سے منظور کی جا سکتی ہے، لیکن ایسی ہر ترمیم کے لیے ضروری ہوگا کہ اس کے منظور کیے جانے کے بعد دو ماہ کے اندر ارکانِ جمعیّت کی اکثریت اس کی توثیق کر دے۔

دفعہ ۶۸: اس دستور کی تعبیر میں اختلاف کی صورت میں مرکزی شوریٰ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

دفعہ ۶۹: یہ دستور یکم نومبر ۱۹۵۲ء سے نافذ العمل ہوگا۔

گوشوارہ رکنیت

۱ نام ____________ ۲ ولدیت ____________ ۳ عمر ____________

۴ کلاس ____________ تعلیمی ادارہ ______________________________

۵ موجودہ پتہ ____

۶ مستقل پتہ ____

فون نمبر ________________ ای میل ایڈریس ______________________

۷

تعلیمی کوائف

امتحان	پاس کرنے کا سال	ڈویژن	کتنی دفعہ میں پاس کیا
________	________	________	________
________	________	________	________
________	________	________	________

۸ آئندہ کس پیشہ زندگی سے منسلک ہونے کا ارادہ ہے؟ ________________________

۹ کوئی مشغلہ جس سے وابستہ رہے ہوں یا ہیں؟ ________________________

۱۰

جمعیّت سے تعلق

کارکن بننے کا سال ________ رفیق بننے کا سال ________ مقام جہاں رفیق بنے ________

۱۱ موجودہ ذمہ داری ______________________________

۱۲ اہل خانہ میں کون تحریک سے وابستگی رکھتا ہے؟ ________________________

۱۳ آپ نے اسلام کا کتنا مطالعہ کیا ہے؟ (جواب ______________________
میں اس کی تصریح ہونی چاہیئے کہ وہ کون سی کتب ہیں ______________________
جن سے آپ نے اسلام کی واقفیت حاصل کی ہے)؟ ______________________

۱۴ اسلام کے علاوہ آپ نے اور کن نظریات و افکار کا کتنا مطالعہ کیا ہے؟ ______________________
(مثلاً جمہوریت، اشتراکیت، سوشلزم، فاشزم اور اسی قسم کے دوسرے نظریات ______________________

۱۵ مختصراً بتائیے کہ آپ کے ذہن میں اسلام کا کیا تصور ہے؟ ______________________

____

____

۱۶ اسلام کے اس علم کا آپ کی عملی زندگی پر کیا اثر پڑا ہے؟ ______________________

____

۱۷ آپ اسلامی جمعیّتِ طلَبہ کا کیا مقصد سمجھتے ہیں اور ______________________
آپ کو کس چیز نے رکن بننے پر آمادہ کیا ہے؟ ______________________

۱۸ کیا آپ نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے کہ رکن بننے کے بعد آپ کو ______________________
اپنی زندگی میں کیا اختیار کرنا پڑے گا اور کیا ترک کرنا پڑے گا؟ ______________________

____

دستخط ______________________

امیدوار رکنیت

تاریخ ______________________

ضمیمہ۲

اسلامی جمعیّتِ طَلَبہ پاکستان

گوشوارۂ رفاقت

میں اسلامی جمعیّتِ طَلَبہ پاکستان کے نصب العین اور پروگرام سے پورا پورا اتفاق رکھتا ہوں، اور اپنے پروگرام کی تکمیل کے لیے اسلامی جمعیّتِ طَلَبہ جو جدو جہد کر رہی ہے، اس میں پورے تعاون کا وعدہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو رفاقت کے لیے پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اسلام کے ان تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

دستخط ________________ تاریخ ____________________

دستخط ناظم ____________________

تاریخ ____________________

گوشوارۂ رفاقت

۱ نام ______________ ۲ عمر ____________________________

۳ نام ادارہ مع کلاس ____

____

۴ خط وکتابت اور گھر کا پتہ ______________________________________

فون نمبر ______________ ای میل ایڈریس ______________________

دستخط ناظم ________________

تاریخ ________________

گوشوارۂ رفاقت

۱ نام ______________ ۲ عمر ____________________________

۳ نام ادارہ مع کلاس ____

____

۴ خط وکتابت اور گھر کا پتہ ______________________________________

فون نمبر ______________ ای میل ایڈریس ______________________

دستخط ناظم ________________

تاریخ ________________

ضمیمہ ۳ حذف کر دیا گیا۔

ضمیمہ ۴

عہد نامۂ رکنیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

(میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں)۔

میں ________________ اسلامی جمعیتِ طلبہ پاکستان کی رکنیت اختیار کرتے ہوئے اللہ رب العالمین کو گواہ کر کے اقرار کرتا ہوں کہ:

۱ میری زندگی کا نصب العین اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق اپنی زندگی کی تعمیر کے ذریعے رضائے الٰہی کا حصول ہوگا۔ اور میں اس نصب العین کے حصول کی سعی کے لیے خالصتاً للہ اسلامی جمعیتِ طلبہ میں داخل ہو رہا ہوں۔

۲ میں جمعیّت کے طریق کار اور پروگرام سے پوری طرح متفق ہوں۔

۳ میں اس دستور کے مطابق جمعیّت کے نظام کا پابند رہوں گا۔ نیز یہ بھی عہد کرتا ہوں کہ اپنی حسبِ استطاعت __________

۴ میں تمام معاملات میں اپنے نقطۂ نظر خیال اور عمل کو کتاب و سنت کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے اور اپنی زندگی کا مقصد اپنی پسند اور قدر کا معیار اور اپنی وفاداریوں کا محور صرف رضائے الٰہی کو بنا لینے کی کوشش کرتا رہوں گا۔

۵ میں اسلام کا علم حاصل کرنے اور اپنی ذہنی وجسمانی صلاحیتوں کو نشوونما دینے کی کوشش کرتا رہوں گا۔

۶ میں دوسرے طلبہ تک جمعیّت کی دعوت پہنچانے اور انہیں منظّم کرنے کی جدوجہد کروں گا۔

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد کو وفا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دستخط: ________________

ضمیمہ ۵

حلف نامہ نظامت

میں ___________جسے اسلامی جمعیّتِ طَلَبہ ________ کا ناظم ________

مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ رب العالمین کو گواہ کر کے اقرار کرتا ہوں کہ میں:

١ جمعیّت کے نصب العین کے حصول اور پروگرام کی تکمیل کو اپنا فرضِ اولین سمجھوں گا۔

٢ جمعیّت کے دستور کا خود پابند رہوں گا اور اس کے مطابق جمعیّت کے نظم کو بہترین اسلوب پر قائم رکھنے اور چلانے اور اس کی حفاظت کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔

٣ جمعیت کی جو امانتیں میرے سپرد کی جائیں گی ان کی مکمل حفاظت کروں گا۔

٤ اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد کو وفا کرنے کی پوری توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دستخط: ________________

ضمیمہ ۶

حلف نامہ رکنیت شوریٰ

میں ______________ جسے اسلامی جمعیّتِ طلبہ ________ کی ________

مجلسِ شوریٰ کا رکن مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ رب العزت کو گواہ کر کے اقرار کرتا ہوں کہ میں:

۱ نظم جمعیّت اور اس کے کام کی پوری نگرانی کروں گا اور جہاں کوئی خرابی محسوس کروں گا۔ اس کو دور کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔

۲ جمعیّت کے دستور اور مجلس کے قواعد کا پابند رہوں گا۔

۳ اپنی رائے کا بے لاگ طریقہ پر اظہار کروں گا۔

۴ بلا عذر شرعی مجلس کے اجلاس میں حاضری یا رائے بھیجنے میں کوتاہی نہ کروں گا۔

اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد کو وفا کرنے کی پوری توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دستخط: ______________

ضمیمہ ۷

اصطلاحات کا انگریزی ترجمہ

۱۔ مرکز CENTRE ۲۔حذف کردی گئی

۳۔ مجلسِ شوریٰ EXECUTIVE COUNCIL

۴۔ ناظمِ اعلیٰ PRESIDENT, ISLAMI JAMIAT-E-TALABA PAKISTAN

۵۔ مقامی ناظم کے لیے PRESIDENT استعمال ہوگا لیکن اس کے آگے ISLAMI JAMIAT-E-TALABA کے ساتھ اس مقام کا نام لکھ دیا جائے۔

۶۔ معتمد عام کے لیے SECRETARY GENERAL اور دیگر معتمدین کے لیے SECRETARY استعمال ہوگا۔

۷۔ حذف کردی گئی۔

۸۔ حلقۂ رفاقت CIRCLE OF ASSOCIATES

۹۔ شاخ BRANCH

واضح رہے کہ شاخ مقامی جمعیّت کو کہا جاتا ہے جہاں دو سے زیادہ ارکانِ جمعیّت موجود ہوں۔

۱۰۔ مقام UNIT

وہ تمام مقامات جہاں خواہ جمعیّت کی شاخ ہو یا حلقہ رفاقت یا منفرد کارکنوں کے ذریعے کام ہو رہا ہو، سب مجموعی طور پر انگریزی میں UNIT ہی کہلائیں گے اور اردو میں UNIT کا مفہوم عبارت میں تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ لفظ ''مقام'' سے ادا کیا جاتا ہے۔

۱۱۔ اگر مقامات پر کام کے مختلف شعبے مختلف افراد کے ذمہ ہوں تو ان افراد کو متعلقہ شعبوں کا ''ناظم'' نہ کہا جائے گا بلکہ انہیں ''مہتمم'' کہا جائے اور اس کے ساتھ متعلقہ شعبے کا نام رہے۔ جیسے:

مہتمم کتب خانہ LIBRARIAN

مہتمم بیت المال TREASURER

مہتمم نشرو اشاعت PUBLICITY SECRETARY

مہتمم INCHARGE

ناظم کی اصطلاح کسی مقام پر صرف اسی لیے استعمال ہو تو اس مقام کی پوری جمعیّت کے کام کا ذمہ دار ہو۔

۱۲۔ حذف کر دی گئی۔

۱۳۔ صوبہ PROVINCE

۱۴۔ کسی مقام کی جمعیّت کے تحت مزید چھوٹے مقام کی جمعیّت پرورش پا رہی ہے۔ اس کے لیے کسی نئی اصطلاح کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

۱۵۔ حذف کر دی گئی۔

۱۶۔ انتخابی حلقہ ELECTORAL UNIT

(ضمیمہ نمبر ۸ حذف کر دیا گیا)۔

JamiatPK

اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان

بامقصد معیاری وجاذب نظر لیٹریچر ہماری پہچان ہے

قائم شدہ 1962

ادارہ مطبوعات طلبہ

1۔اے ذیلدار پارک اچھرہ لاہور , Ph: 042-37428307